Fikr-o-Nasar (Islamabad) 32:2 (1994)

نام کتاب	:	سیرت پاک کی خوشبو
مؤلف	:	پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
ناشر	:	سیرت اکادمی بلوچستان
ملنے کا پتہ	:	مکتبہ شال، ۲۷۲، اے ۔ او ۔ بلاک ۳
	:	سٹیلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ
سال اشاعت	:	۱۹۹۳ء
ایڈیشن	:	اول
صفحات	:	۱۵۴
قیمت	:	۸۰ روپے

خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور حیات مبارکہ پر روشنی ڈالنے والی سب سے پہلی کتاب خود قرآن مجید ہے جس کے مقابلے میں نظم و نثر میں لکھی جانے والی جملہ کتب سیرت ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ خود خالق کائنات کی طرف سے اسوۂ حسنہ کا مستند ترین مرقع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے کسی نے آپ کی سیرت مبارکہ و اخلاق حسنہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

"کان خلقہ القرآن"

یعنی آپ کی بابرکت زندگی، آپ کے حمیدہ افعال اور پاکیزہ کردار کے بارے میں جاننا چاہتے ہو تو قرآن مجید کا مطالعہ کرو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ورفعنالک ذکرک" (القرآن : ۹۴:۴)

اے نبی ہم نے آپ کے لیئے آپ کا ذکر بلند کیا۔

یہ آپ کی بلندی ذکر کا کرشمہ ہے کہ ہر دور اور عہد میں ہر طبقہ فکر اور شعبۂ زندگی کے لوگوں نے آپ کو مختلف طریقوں سے اپنے اپنے انداز میں خراج عقیدت پیش کیا خواہ وہ نعتیہ شاعری اور نظم کی صورت میں ہو یا نثری ادب پاروں کی شکل میں۔

چودہ سو سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود آج بھی آپ کی سیرت مطہرہ کے موضوع پر جب کوئی نئی کتاب یا تحریر سامنے آتی ہے اور اس میں آپ کی سیرت کا مطالعہ کسی نئے زاویۂ نگاہ سے پیش کیا جاتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے آپ کے بارے میں یہ باتیں پہلی مرتبہ سامنے آئی ہیں۔ حالانکہ ان کا منبع و مصدر وہی ہیں جو صدیوں سے چلے آ رہے ہیں۔

دراصل اس کا سبب وہ خیر کثیر ہے جس سے آپ کو سرفراز کرنے کا اعلان اللہ تعالیٰ نے "انا اعطینک الکوثر" کے ذریعہ کیا تھا۔ اور یہ اسی خیر کثیر کی برکت ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود سیرت مطہرہ کے چشمہ کا شفاف اور حیات بخش پانی ہمیشہ کی طرح آج بھی راحت جان اور روح پرور ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک شعر جو انہوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی مدح میں کہا تھا بہت مشہور ہے:

اعد ذکر نعمان لنا فان ذکرہ
ھو المسک ما کررتہ یتضوع

ترجمہ: نعمان (ابو حنیفہ) کا ذکر ہمارے سامنے بار بار کرو کیونکہ آپ کا ذکر مشک کی وہ خوشبو ہے جسے ہاتھوں سے جتنا مسلا جائے پھیلتی چلی جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہستیوں کی سیرت و کردار کا ذکر ہمیشہ باعث خیر و برکت ثابت ہوتا ہے خاص طور پر اگر یہ ذکر ان پاک طینت ہستیوں کے سردار کی سیرت و کردار کے حوالے سے ہو تو اس کی خوشبو اور مہک آفرینی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔

زیر تبصرہ کتاب "سیرت پاک کی خوشبو" ملک کے ایک ممتاز اور نامور قلم کار ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے قلم سے بکھرنے والی وہ خوشبو ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ان کی محبت و عقیدت کی مہک واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف بلوچستان میں تعلیمی اور علمی خدمات کے حوالے سے ملک کے علمی و ادبی حلقوں میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ ان کی یہ کتاب جو ۱۲ چھوٹے بڑے مضامین پر مشتمل ہے ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف گوشوں کو اجاگر کرتی ہے۔ مثلاً : بچوں سے آپ کی محبت، آپ بحیثیت ایک دیانت دار تاجر کے، آپ کا عفوو درگزر، انسانی حقوق اور آپ کی تعلیمات، داعی امن واخوت ، آپ کا نظام عدل، امن عالم کے نقیب وغیرہ وغیرہ ۔

ڈاکٹر صاحب نے ان مضامین میں سیرت مطہرہ کی روشنی میں جدید معاشرتی، معاشی اور فکری مسائل کا حل پیش کرنے کی کوشش فرمائی ہے اور خیرالقرون سے دوری کے باوجود خیرالبشر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری جذباتی وابستگی کی چنگاریوں کو شعلہ فشاں اور شرر بار بنانے کی ضرورت و اہمیت کو واضح کیا ہے۔ آپ رقم طراز ہیں:

"ہم خیرالقرون سے بہت دور ضرور ہیں اور ہم میں وہ ایمانی قوت و حرارت موجود نہیں جو ان قرون کا خاصہ تھی۔ لیکن ہمارے انفرادی طرزحیات، ہمارے معاشروں کے لیل و نہار حتی کہ ہماری قبائلی تنظیمات کے ضابطہ ہائے اخلاق میں بھی اس ایمان و ایقان کی جھلکیاں ضرور گاہے ماہے دیکھنے میں آتی ہیں ۔ یہ اسالیب و اخلاق حضور پاک سرور کائنات کی ذات اقدس سے ہمارے زمانی فاصلوں کو پاٹ دیتی ہے اور ہمیں ایک دفعہ پھر خیرالبشر صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ سے جوڑ دیتی ہے اور دوسری طرف ہمارے اندر ایک جوت جگائے رکھتی ہے"۔ (ص : ۴۳)

یہ کتاب طلباء اور سیرت نبوی کا مطالعہ کرنے کے خواہش مند عام قارئین کے لیئے ایک مفید اضافہ ہے۔ تاہم اس میں بعض باتوں کو مختلف عنوانات کے تحت بار بار دہرایا گیا ہے۔ مثلاً اسلام کے تجارتی اصول و ضوابط کا ذکر تین مختلف عنوانات کے تحت کیا گیا ہے جیسا کہ صفحات ۴۰۔۴۲، ۱۱۰ اور ۱۳۷ پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اس میں کتابت و املاء کی اغلاط بھی بکثرت ہیں ۔ خاص طور پر عربی عبارات اور آیات و احادیث میں املاء کی یہ غلطیاں طبیعت پر گراں گزرتی ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۸ پر "وانا بفراقک یا ابراھیم لمحزونون، تبکی العین ویحزن القلب ۔۔۔" میں لمحذونون بتلی العین ویحذن القلب چھپ گیا ہے۔ صفحہ ۳۰ پر "احب الی من اھلی" میں لفظ اھلی کی بجائے امعلی تحریر ہے۔ صفحہ ۴۷ پر "والفتنۃ اکبر من القتل" کی جگہ الفتنہ ابروممن القتل لکھا ہوا ہے۔ صفحہ ۶۳ پر "عزیز علیہ ما عنتم" کی جگہ عزیز علیہ کا عنتم چھپ گیا ہے۔

اسی طرح عربی عبارات پر اعراب لگاتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیا گیا۔ بہتر ہوتا کہ عربی عبارتوں کو معری چھوڑ دیا جاتا اور انھیں مشکول نہ کیا جاتا یا پھر بڑی احتیاط سے ان پر زبر زیر اور پیش وغیرہ لگائے جاتے۔

چند ایک مقامات کو چھوڑ کر صحابیات کے ناموں کے ساتھ ہر جگہ رضی اللہ عنہ کا اضافہ کیا گیا ہے حالانکہ صحابیات کے ناموں کے ساتھ رضی اللہ عنہا لکھا جانا چاہئے تھا۔

بعض مقامات پر "صلی اللہ علیہ وسلم" کا استعمال بھی بے موقع و محل کیا گیا ہے۔ مثلاً "سیرت پاک کی خوشبو" جو خود کتاب کا ٹائٹل ہے اس میں لفظ پاک کے بعد "علیہ التحیۃ و التسلیم" لکھنے کی قطعاً ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح کلمات "مسجد نبوی"، "اخلاق نبوی" اور "تعلیمات نبوی" کے بعد "صلی اللہ علیہ وسلم" کا اضافہ بے محل ہے۔

بعض عربی عبارتوں کے ترجمہ میں بھی احتیاط نہیں برتی گئی جبکہ بعض جملوں میں کچھ الفاظ ایسے ہیں جو شاید سہواً غلط چھپ گئے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۲۸ پر "۔۔۔۔ آپ انھیں آخری پیار سے گود میں اٹھا لیتے ہیں۔۔۔۔" میں کلمہ "آخری پیار" اور صفحہ ۶۴ پر "۔۔۔۔ آپ کو یہ عارضی سی تنہائی و وفاداری بھی گوارا نہ تھی۔۔۔۔" میں لفظ "وفاداری" اور صفحہ ۹۳ پر "۔۔۔۔ دیگر اقوام و ملل کو ہر وقت اپنے شکنجہ خوف و استمداد میں لیے رکھو" میں لفظ "استمداد" جو شاید استبداد ہونا چاہئے تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اگر اگلی اشاعت میں کتاب کو اس طرح کی خامیوں سے پاک کیا جائے تو بہت بہتر ہو گا اور اس کی افادیت دو چند ہو جائے گی۔

(ڈاکٹر عبدالرحیم اشرف بلوچ)